No. 06

400

THE
NATIONAL ASSEMBLY OF PAKISTAN

PROCEEDINGS
OF
THE SPECIAL COMMITTEE OF THE WHOLE HOUSE HELD IN CAMERA TO CONSIDER THE QADIANI ISSUE

OFFICIAL REPORT

Saturday, the 10th August, 1974

(Contains No. 1—21)

CONTENTS

Pages

1. Recitation from the Holy Qur'an 801
2. Cross-Examination of the Qadiani Group Delegation 802–828
3. Programme for further sittings of the Committee/Assembly 829–831
4. Cross-Examination of the Qadiani Group Delegation—*(Continued)* 831–850
5. Programme for further sittings of the Committee 850–853

PRINTED BY THE MANAGER, PRINTING CORPORATION OF PAKISTAN PRESS, ISLAMABAD
PUBLISHED BY THE NATIONAL BOOK FOUNDATION, ISLAMABAD

No. 06 400

THE

NATIONAL ASSEMBLY OF PAKISTAN

PROCEEDINGS OF THE SPECIAL COMMITTEE OF THE WHOLE HOUSE HELD IN CAMERA TO CONSIDER THE QADIANI ISSUE

OFFICIAL REPORT

Saturday, the 10th August, 1974

(Contains No. 1—21)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

SECRET

NATIONAL ASSEMBLY OF PAKISTAN

PROCEEDINGS
OF THE
SPECIAL COMMITTEES
OF THE
WHOLE HOUSE HELD IN CAMERA

Saturday, the 10th August, 1974

The Special Committee of the whole House of the National Assembly of Pakistan met in camera in the Assembly Chamber, (State Bank Building), Islamabad, at 10:00 of the clock, in the morning, Mr. Speaker (Sahibzada Farooq Ali) in the Chair as Chairman.

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

RECITATION FROM THE HOLY QUR'AN

Mr. Chairman: They may be called.

(Pause)

Where is Maulana Atta Ullah? Then you can avail this apportunity full.

Ch. Jahangir Ali: Mr. Chairman......

Mr. Chairman: Yes. Ch. Jahangir Ali.

چوہدری جہانگیر علی: ایک گزارش ہے جناب پانی پلانے کیلئے کوئی Servant ہوا کرتا تھا۔

جناب چیئرمین: جی۔

چوہدری جہانگیر علی: پانی پلانے کیلئے ایک Servant ہوا کرتا تھا۔ آج کل اس کی ڈیوٹی بھی نہیں ہے وہاں میرا خیال ہے ایک دو آدمیوں کی ڈیوٹی وہاں لگا دی جائے، تو کوئی ایسی بات تو نہیں ہے۔

جناب چیئرمین: اچھا ٹھیک ہے۔ Thank you very much, I will see tha it

بھی انہیں آج ہی کریں۔ I am sorry

(Pause)

Mr. Chairman: Yes, the Attorney-General.

CROSS-EXAMINATION OF THE QADIANI GROUP DELEGATION

Mr. Yahya Bakhtiar: Before I proceed, Sir, I had drawn Mirza Sehib's attention about three four days or five days ago to a resolution passed in Blackburn, England and Mirza Sahib said that they had not received any information or copy and this is a very branch of their community there and than I made enquiries from the Govt. to find out. I want to explain the position to Mirza Sahib and I have been informed now that under the instruction of London Mouque of Ahmadies, their resolutions, similar, terms, Similar language were passed all over England and they were distrebuted to the press, they were given to Embassy, they were sent to the Prime Minister. So this is a thing that not one small branch has passed this resolution.They were circulated to the press also, but they do not know whether the press took any note of it or published it. They are looking for that.

مرزا ناصر احمد: جو میں نے عرض کی تھی۔ وہ آپ کی اس وقت کی بات کے متعلق تھی، وہ میں بھجوا چکا ہوں...........

جناب یحییٰ بختیار: ہاں یہی میں کہہ رہا ہوں۔

مرزا ناصر احمد: وہ خط بھجوا چکا ہوں۔

جناب یحییٰ بختیار: میں اس لئے کہہ رہا ہوں کہ جو آپ وہاں سے information لیں گے۔ تو تا کہ آپ کے دماغ میں یہ بات رہے۔ کہ ابھی مجھے جو information مجھے ملی ہیں،

اطلاع ملی ہے۔ اس کے مطابق اس قسم کے resolution اسی زبان language میں ہر جگہ احمدیہ کمیونٹی نے پاس کئے ہیں۔ اور پھر ان کو distribute بھی کیا ہے۔

مرزا ناصر احمد: اور اخباروں میں چھپ گئے؟

جناب یحیٰی بختیار: اخباروں میں نہیں چھپے ابھی تک وہ دیکھ رہے ہیں۔ اس کو مگر اخباروں کو دیئے گئے یہ circulate کئے گئے۔

مرزا ناصر احمد: میں صرف اطلاع کیلئے......

جناب یحیٰی بختیار: اور اگر کوئی جو کل میں نے درخواست کی تھی اور کوئی حوالے سے کوئی تیاری ہے آپ کی تو پہلے آپ وہ ....

مرزا ناصر احمد: جی، جی وہ پہلے کا ہے۔ ایک تو بڑی معذرت کے ساتھ میں یہ کہنا چاہتا ہوں۔ کہ آپ نے کل فرمایا تھا۔ کہ وہ پندرہ ایسی باتیں ہیں جن کے متعلق.......

جناب یحیٰی بختیار: مرزا صاحب۔ چھوٹی چھوٹی ایسی باتیں جیسے میں نے resolution کی بات کہہ دی بیچ میں کوئی چیز رہ نہ جائے ناں جی کہ بعد میں..............

مرزا ناصر احمد: نہیں، میں یہی کہنے لگا تھا کہ ایسا نہ ہو کہ کوئی چیز رہ جائے۔ اور سمجھا جائے کہ ہم نے جواب دینے سے گریز کیا۔

جناب یحیٰی بختیار: نہیں نہیں اسی لئے میری ڈیوٹی ہے۔ کہ یہ آپ کی توجہ دلاؤں اس چیز کیلئے کہ otherwise it would be very unfair نہیں وہ نہیں ہوگا۔

مرزا ناصر احمد: بس یہی میں کہنا چاہتا تھا، کہاں ہے؟

(Pause)

یہ کام جو ہے۔ وہ چلتا رہنا چاہئے، آپ کی بھی یہی خواہش ہے۔ اور میری بھی کہ جلدی ختم ہو۔ یہ کل میں نے ایک وعدہ یہ کیا تھا۔ کہ جو عربی کے الفاظ ہیں ان کے متعلق لغت سے دیکھ کر میں یہاں پیش کر دوں گا۔ یہاں سے جب ہم گئے ہیں۔ کچھ دس بج گئے تھے۔ اور آج صبح

بھی وقت نہیں ہوتا اسلئے پورا وعدہ کو تو انشااللہ چھ بجے کے اس میں ہم کر دیں گے۔ لیکن ایک لفظ کے معنے دیکھنے ہیں۔

جناب یحییٰ بختیار: مرزا صاحب میں ایک عرض کروں کہ اگر چھ بجے بھی نہ ہو سکے تو..........

مرزا ناصر احمد: نہیں میں چھ بجے..........

جناب یحییٰ بختیار: نہیں میں یہ بتا رہا ہوں کہ اس میں یہ ایسی چیز ہے کہ یہ clarification نہایت ہی ضروری ہے۔ misunderstanding کا دور ہونا ضروری ہے۔ اور اسی لئے آپ کو تکلیف دی ہے۔ اور ہم اتنا اس پر وقت لگا رہے ہیں۔ آپ بے شک اپنا time ضروری لے لیجیئے تاکہ چیز یہ نہ ہو کہ بیچ میں ادھوری رہ جائے، تو اس کے لئے میں جہاں تک ہوں، میرا تعلق ہے۔ میری یہی کوشش ہے۔ اور مجھے امید ہے۔ کہ کمیٹی بھی یہی اتفاق کرے گی..................

مرزا ناصر احمد: ہاں کمیٹی بھی یقیناً..................

جناب یحییٰ بختیار: .... کہ اس پر پورا clarification ہونی چاہیے، تو آپ بیشک کل کر لیجیے اس میں کوئی..................

مرزا ناصر احمد: ہاں تو پھر میں ایک بات بتانا چاہتا تھا محترم مفتی صاحب کے لئے۔ ممکن ہے انہوں نے بھی کچھ سوچنا ہو، کہ ''ذریت البغایا'' ہے۔ ''بغایا'' کا جو مفرد ہے اگر یہ ''بغی'' ہو تو اس کے ایک معانی ہیں اور یہی ''بغایا'' کی جمع اور مفرد کی بھی ہے تو ہو سکتا ہے۔ جو میں بتاؤں گا وہ اور ہو تو میں پہلے اس لئے بتا رہا ہوں۔ کہ اگر انہوں نے بھی کچھ دیکھنا ہو، دیکھ لیں۔

(Pause)

یہ ایک یہ حکم دیا گیا تھا کہ بانی سلسلہ کی بڑی ہی مختصر سوانح برائے ریکارڈ یہاں میں پیش کر دوں وہ تیار ہے اور وہ دیر اسی لئے لگی کہ پہلے پندرہ بیس صفحے کی تھی۔ آپ نے کہا زیادہ لمبی ہے۔

جناب یحییٰ بختیار: ہاں یہی میں نے نوٹ کیا تھا میں نے کہا اگر زیادہ آپ نے فائل کرنا ہے تو وہ فائل کر دیجیئے اور اگر مختصر ہے تو پڑھ دیجیے۔

مرزا ناصر احمد: بالکل دہ صفحے ہیں۔

جناب یحییٰ بختیار: ٹھیک ہے جی۔

مرزا ناصر احمد: میں پڑھ دیتا ہوں۔

Mr. Yahya Bakhtiar: ہاں جی Sir, I will make a request that when a record is prepared, this part should come in the beginning when I asked this question because it is relevant there, but it is not relevant.......

Mr. Chairman : I will make a note of it.

Mr. Yahya Bakhtiar: The founder of Ahmadiyya Movement and his life____sketch should come in the beginning, then other questions. Otherwise it will not be ....

Mr. Chairman : I will make a note of it.

Mr. Yahya Bakhtiar: Thank you.

مرزا ناصر احمد: مختصر سوانح بانی سلسلہ احمدیہ:۔ آپ تیرہ فروری ۱۸۳۵ء کو قادیان میں پیدا ہوئے آپ کے والد صاحب کا نام مرزا غلام مرتضےٰ صاحب تھا۔ آپ کی ابتدائی تعلیم چند استادوں کے ذریعہ سے گھر پر ہی ہوئی۔ آپ کے اساتذہ کے نام فضل الٰہی، فضل احمد اور گل محمد تھے۔ جن سے آپ نے فارسی، عربی اور دینیات، فقہ وغیرہ کی ابتدائی تعلیم حاصل کی اور علم طب اپنے والد صاحب سے پڑھا۔ آپ شروع سے ہی اسلام کا درد رکھتے تھے اور دنیا سے کنارہ کش تھے آپ کا ایک شعر ہے:

؎ جگر استاد را نامے ندانم
کہ خواندم در دبستانِ محمدؐ

آپ نے عیسائیوں اور آریوں کے ساتھ ۱۸۷۶ء کے قریب اسلام کی طرف سے مناظرے اور مباحثے بھی کئے اور ۱۸۸۴ء میں اپنی شہرہ آفاق کتاب براہین احمدیہ کی اشاعت کی۔

جو قرآن کریم کی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور اسلام کی تائید میں ایک بے نظیر کتاب پائی گئی ہے۔ ۱۸۸۹ء میں آپ نے باذن الٰہی سلسلہ بیعت کا آغاز کیا۔ ۱۸۸۹ء اور ۱۸۹۱ء میں خدا تعالیٰ سے الہام پا کر مسیح موعود ہونے کا دعویٰ کیا۔ آپ کی تمام عمر اسلام کی خدمت میں گزری اور آپ نے ۸۰ کے قریب کتابیں تصنیف فرمائیں جو عربی فارسی اور اردو تینوں زبانوں میں ہیں۔ اور ان تینوں زبانوں میں آپ کا منظوم کلام بھی ملتا ہے۔ آپ کا اور آپ کی جماعت کا واحد مقصد دنیا میں اسلام کی اشاعت و تبلیغ تھا اور ہے ۲۶ مئی ۱۹۰۸ء کو آپ کی وفات ہوئی اور ملک کے اخباروں اور رسالوں نے آپ کی اسلامی خدمات کا پر زور الفاظ میں اعتراف کیا۔ آپ کی وفات کے وقت آپ کے چار بیٹے اور دو بیٹیاں تھیں اور اس وقت آپ کے خاندان کے افراد کی تعداد دو سو کے قریب ہے۔ یہ مختصر سا بنایا ہے۔ اسکو تو ریکارڈ کرانا ہے۔

جناب یحییٰ بختیار: ہاں یہ ریکارڈ پر آ جائے گا۔

(Pause)

مرزا ناصر احمد: ایک کل یا پرسوں شام غالباً کل ہی تھا جب ابوالعطا صاحب کی کتاب کے حوالے پر بات ہو رہی تھی کہ خاتم النبیین کے دو ہی معنی ہو سکتے ہیں۔ اس وقت آپ نے فرمایا تھا کہ یہ کتاب جو لکھی گئی ہے وہ مکرم سیّد ابوالاعلیٰ مودودی صاحب کی قادیانی مسئلہ کا جواب ہے اور یہ کہ اس میں کوئی ایسا مضمون نہیں جسکا جواب یہ سمجھا جائے تو............

جناب یحییٰ بختیار: میں ایک غلط فہمی دور کر دوں یہ قادیانی مسئلے کا جواب نہیں۔ ختم نبوت کتابچے کا جواب ہے۔ دو علیحدہ علیحدہ کتابیں ہیں۔

مرزا ناصر احمد: ہاں۔ ''ختم نبوت'' کہاں ہے وہ؟ میری غلطی ہے نہیں وہ یہاں انہوں نے دوسری کتاب رکھ دی تھی۔ وہ پھر دوسرے وقت میں لے آؤنگا۔

(Pause)

میں نے ایک یہ وعدہ بھی کیا تھا کہ پہلی کتب میں اور انبیا کی جو سوانح ہیں ان میں ہمیں یہ نظر آتا ہے کہ بعض اوقات انہیں بظاہر سخت الفاظ استعمال کرنے پڑے تو اس کے......اور قرآن کریم میں بھی بظاہر......میں بظاہر کا لفظ جان کے کہہ رہا ہوں..........بظاہر سخت الفاظ استعمال کرنے پڑے......

جناب یحییٰ بختیار: میرے خیال میں مرزا صاحب اگر اس میں نہ جائیں تو............

مرزا ناصر احمد: چھوڑ دیں؟ نہیں میں تو صرف یہ پوچھ رہا ہوں کہ میں نے بات کی تھی اگر آپ...........

جناب یحییٰ بختیار: جب آپ نے کہہ دی ہے تو پھر اس میں نہ جائیں تو......

مرزا ناصر احمد: ٹھیک ہے۔ اور اسی طرح اس کو بھی پھر چھوڑ دیتے ہیں کہ علمائے ربانی نے امت محمدیہ کے تیرہ سو سال کے عرصہ میں حسب ضرورت اللہ تعالیٰ کی ایماء سے سخت الفاظ استعمال کئے ہیں۔

جناب یحییٰ بختیار: آپ نے جب کہہ دیا تو............

مرزا ناصر احمد: اس کی تفصیل بھی چھوڑ دیتے ہیں۔

جناب یحییٰ بختیار: ہاں detail میں جانے کی ضرورت نہیں۔

مرزا ناصر احمد: پہلے ختم نبوت یہ ہے مل گئی یہاں کاغذوں کے اندر ہی اس میں صرف ختم نبوت کا بیان نہیں بلکہ نزول مسیح کا بھی بیان ہے کہ مسیح آئیں گے اور وہ اس سے تعلق رکھتا ہے جو ابوالعطا صاحب کا جواب ہے اس واسطے یعنی سوال یہ تھا کہ جو جواب دیا جا رہا ہے کتاب میں، اس میں ایسا Topic ایسا مضمون کیسے آ سکتا ہے جس کا ذکر اس کتاب میں نہیں۔ جس کا جواب دیا جا رہا ہے۔ اوپر کے ختم نبوت کی جو یہ کتاب جب ہم نے دیکھی تو اس میں صرف نبی اکرم صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کی خاتمیت نبوت آپ کا خاتم الانبیا خاتم المرسلین ہونا ہی زیر بحث نہیں بلکہ ایک آنے والے مسیح نبی اللہ کا بھی ذکر ہے یعنی اس نام کے ساتھ اس وجہ سے وہ جواب دیا گیا۔ بس اتنا ہی......

جناب یحییٰ بختیار: سوال جو تھا ناں جی۔ میں آپ کو پھر repeat کر دوں میں نے ایسا نہیں کہا کہ مولانا مودودی صاحب نے مسیح کا ذکر نہیں کیا یا عیسےٰ علیہ السلام آئیں گے اس کا ذکر نہیں کیا انہوں نے دو chapter یہاں لکھے ہیں پہلا chapter ہے کہ ختم نبوت کا کیا مطلب ہے اور اس سے ان کی کیا مراد ہے اور مسلمان کیا سمجھتے ہیں یا ان کے نقطہ نظر سے کیا ہے اور آپ کے نقطہ نظر سے کیا ہے ان کے Point of view سے ____ دوسرا آجاتا ہے وہ نزول مسیح یہاں جو میں نے آپ سے سوال پوچھا تھا کہ انہوں نے کہا تھا کہ مودودی صاحب کے نقطہ نظر سے فیض کا دروازہ بند ہو گیا۔ یہ اس chapter میں آتا ہے جہاں ختم نبوت کا ذکر ہے اور میں کہتا ہوں کہ نہیں اگر فیض سے یہ مراد ہے کہ کوئی نیک ہستی اس کے بعد نہیں آئے گی تو یہ مودودی صاحب نے جہاں تک میں نے پڑھا ہے کہیں نہیں لکھا باقی یہ انہوں نے ضرور لکھا ہے کہ کوئی اور نبی نہیں آسکتا اور انہوں نے یہی جواب دیا ہے کہ فیض کے دروازے سے صاف مجھے بھی یہی سمجھ آ رہی ہے کہ اور نبی آسکتے ہیں یہ ان کو جواب دے رہے ہیں تو پھر آپ اس کو پھر دیکھ لیجیے۔

(Pause)

مرزا ناصر احمد: جی یہ یاد رکھو مضمون۔ ایک سوال تھا ''الفضل'' ۱۶ جنوری ۱۹۵۲ء سے متعلق اور وہ مجبور ہو کر احمدیت کی آغوش میں آگرے اس میں سوال یہ تھا کہ دشمن اور آغوش ان کا کیا مطلب ہے؟ جو میں اس وقت recollect کرتا ہوں تو یہ زمانہ ہے ۵۳-۱۹۵۲ء کا اور اس کے مخاطب سارے مسلمان نہیں بلکہ وہ جو فساد کی خاطر نمایاں ہو کر سامنے آگئے تھے اور آغوش میں گر......

جناب یحییٰ بختیار: Anti-Ahmediyya agitation چل رہی تھی میں نے وہ نوٹ کیا ہوا ہے۔

مرزا ناصر احمد: جی جی۔

جناب یحییٰ بختیار: میں صرف آپ کو وہ......

مرزا ناصر احمد: تو صرف وہ مراد تھے اور آغوش میں آ گرنے کا مطلب یہ ہے کہ وہ معاملہ سمجھ جائیں اور پھر دوست بن جائیں اور یہ جماعت کی جو ایک بالکل بچوں کی، نوجوانوں کی ہے تنظیم یہ اس کا حوالہ ہے جماعت کا اس طرح جماعت کی طرف سے نہیں ہے۔ یہ جو اخبار میں شائع ہوا نوجوانوں کی تنظیم کی طرف سے تبلیغ کی طرف توجہ دلانے کے لئے ایک نوٹ ہے۔ اور یہ اس تنظیم کی طرف سے بھی نہیں بلکہ اس تنظیم کے اس شعبے کی طرف سے ہے جس کا نام ہے مہتمم تبلیغ یعنی تبادلہ خیال کرنے کے ساتھ جس تنظیم کا تعلق ہے نوجوانوں کی تنظیم کے اندر پھر چھوٹی تنظیم اس کا نام ہے مہتمم تبلیغ اور مہتمم تبلیغ کی طرف سے یہ عبارت شائع ہوئی الفضل میں اور ۱۹۵۲، ۱۹۵۳ء کے فسادات شروع ہو چکے تھے۔ دشمن سے مراد وہی نہیں جو باہر نکل رہے تھے مکانوں کو آگ لگانے کے لئے اور قتل و غارت کرنے کے لئے اور اس کو یہ کہا ہے کہ ان کو اس طرح سمجھاؤ کہ پھر وہ سمجھ جائیں یہ نہیں کہا کہ ان کا مقابلہ کرو اسی طرح۔

جناب یحییٰ بختیار: بیشتر اس کے کہ آپ دوسرے سوال کا جواب دیں یہ تو آپ کہتے ہیں کہ آپ کی جماعت کی طرف سے یہ ہے مگر یہ کہ Authoritative نہیں ہے یا Authoritative ہے؟

مرزا ناصر احمد: یہ ہماری جماعت کی طرف سے نہیں ہے۔ جماعت کی وہ تنظیم جو نوجوانوں کی تنظیم ہے اس کے اس شعبے کی طرف سے جس کا نام اہتمام تبلیغ ہے اور ان کی طرف سے ہے۔

جناب یحییٰ بختیار: نہیں مرزا صاحب میرا جماعت سے مطلب یہ نہیں تھا کہ آپ کی طرف سے یا Top organization یا جماعت……

مرزا ناصر احمد: نہ جماعت کی اتھارٹی نہیں سمجھی جائے گی۔

جناب یحییٰ بختیار: یا جماعت کے کسی شعبہ کی طرف سے۔

مرزا ناصر احمد: جماعت کے اس شعبہ کی طرف سے ہے جو نوجوانوں کا ہے اور مضمون یہ ہے کہ تبادلہ خیال کرو۔

جناب یحیٰی بختیار: نہیں نہیں مضمون کے متعلق نہیں، میں صرف کہتا ہوں تا کہ یہ ریکارڈ یہ clear ہو جائے کہ جماعت کے شعبے کی طرف سے ہے مگر وہ نوجوانوں کا شعبہ ہے

مرزا ناصر احمد: نوجوانوں کے شعبہ در شعبہ کی طرف سے ہے اور تبلیغ کا جو شعبہ ہے اس کی طرف سے ہے اور کہا یہ گیا ہے کہ تبلیغ یعنی تبادلہ خیال کرو۔

جناب یحیٰی بختیار: ٹھیک ہے۔

مرزا ناصر احمد: وہ بروز کا بیان تو داخل کرایا جا چکا ہے ایک تھا 'الفضل' ۱۵ جولائی ۱۹۵۲ء۔

جناب یحیٰی بختیار: ہاں جی وہ کچھ خونی ملاّ کے متعلق تھا۔

مرزا ناصر احمد: ہاں خونی ملاّ کے متعلق وہ کہاں ہے؟ یہ ایڈیٹر کا Editorial note ہے۔ یہ کوئی جماعت کی طرف سے مضمون نہیں الفضل جو صدر انجمن احمدیہ کا اخبار ہے ان کے ایڈیٹر نے یہ مضمون لکھا تھا فسادات سے پہلے اور منیر انکوائری کمیٹی میں اس کے متعلق انکوائری بھی ہو چکی ہوئی ہے اور اس کا نام انہوں نے رکھا تھا خونی ملاّ۔ اس کا جو خلاصہ ہے وہ یہ ہے کہ وہ تمام لوگ..........اس طرح اٹھان ہے۔ اس کی...... وہ تمام لوگ جو اپنے آپ کو مسلمان کہتے ہیں اور جن کو اغیار یعنی اسلام کے دشمن بھی مسلمان سمجھ کر ان سے یکساں سلوک کرتے ہیں وہ ان سب کو ایک محاذ پر جمع ہو جانا چاہیئے یہ اٹھان ہے اس مضمون کی اور اس کی دلیل انہوں نے یہ دی ہے کہ وہ اصول جس کی بنا پر پاکستان کو حاصل کیا گیا تھا وہ یہی تھا کہ فرقہ واری پر نظر نہیں رکھی جائے گی بلکہ ہر وہ شخص یعنی یہ مضمون یہ کہتا ہے کہ...... ہر وہ شخص جس کو اسلام کا دشمن اسلام سمجھتا ہے اور ایک ہی Category سمجھ کر اس پر حملہ آور ہو رہا ہے...... میں ۱۹۴۷ء میں آخری Convey سے آیا تھا، اس کا مفہوم بڑی اچھی طرح سمجھتا ہوں، اس کی تفصیلات میں جانے کی ضرورت نہیں بہر حال یہ اصول ہے۔ اور آگے اس میں یہ لکھا ہے۔ کہ اس اصول کی بنا پر آگے یہ لکھا ہے۔ جب یہ اصول تمام اسلامی دنیا میں پھیل جائے گا، کہ فرقہ وارانہ باتوں کو چھوڑ کر متحد ہو جانا چاہیئے، جب یہ اصول تمام دنیا میں پھیل جائے گا، اور اچھی طرح جڑ پکڑ جائے گا، تو خونی ملاّ

آپ اپنی موت مر جائے گا، یعنی جب سارے متحد ہو جائیں گے، تو وہ حصہ چھوٹا سا جو قتل وغارت اور لوٹ مار کی طرف آ رہا ہے۔ وہ آپ اپنی اس کوشش جو ہے وہ ختم ہو جائے گی، اس میں میرے نزدیک بھی خونی ملاّ کا لفظ جو ہے وہ استعمال نہیں ہونا چاہیئے تھا، کیونکہ اس سے غلط فہمی پیدا ہوگی۔ اس کو ہم condemn کرتے ہیں اور کرنا چاہیئے۔

جناب یحییٰ بختیار: نہیں، نہیں جب ہو چکا تو یہ تو اتنی بات نہیں ہے۔

مرزا ناصر احمد: نہیں جی۔

جناب یحییٰ بختیار: جب لفظ 'جہنمی' استعمال ہو چکا ہے۔ تو یہ تو اتنی بات نہیں ہے۔ یہ تو کوئی چھوٹی ڈگری کا ہی کافر ہوگا، یہاں۔

مرزا ناصر احمد: نہیں 'جہنمی' جو ہے وہ تو نبی کریم ﷺ نے استعمال کیا ہے۔ اور محمدؒ بن عبدالوھاب علیہ الرحمۃ نے بڑی تاکید کی اس پر عملاً اس کے مطابق اپنی زندگیاں ڈھالی ہیں۔ جس کا میں نے وہ حوالہ دیا ہوا ہے۔ اور غالباً کتاب بھی دی ہے محمد بن عبدالوہاب کی اپنی کتاب باہر کی چھپی ہوئی اور وہ سیرت النبی مختصر سیرت رسول اس کتاب کا یہ حوالہ ہے۔ اور وہ ہماری طرف سے یہاں دے دی گئی تھی، ویسے تمام علماء کے پاس ہوگی۔

جناب یحییٰ بختیار: باقی یہ جو ہے، یہ آپ کی پارٹی کا Official Orgian ہے یہ ''الفضل''؟

مرزا ناصر احمد: یہ صدر انجمن احمدیہ کا سلسلہ..........

جناب یحییٰ بختیار: ہاں، جی ہاں۔

مرزا ناصر احمد: اس کے متعلق منیر انکوائری کے وقت بھی سوال کیا گیا۔

جناب یحییٰ بختیار: اس میں کچھ علماء کے نام بھی دیئے گئے ہیں۔ ان میں؟ ہاں وہ بھی سنا دیں۔

مرزا ناصر احمد: ہاں، علماء کے نام دیئے گئے ہیں

جناب یحییٰ بختیار: وہ سنا دیجیے۔

مرزا ناصر احمد: یہاں آجاتا ہے۔ وہ منیر انکوائری............

جناب یحییٰ بختیار: نہیں نہیں جو ایڈیٹوریل ہے ناں جی اس سے......

مرزا ناصر احمد: ہاں، ہاں، اُسی کا یہ حوالہ ہے ناں۔

جناب یحییٰ بختیار: نہیں اگر Original سے آپ پڑھ دیں۔ تو پھر یہ نہ ہو۔ کہ بعد میں کسی اور Document سے پڑھا گیا۔

مرزا ناصر احمد: نہیں، نہیں میں پڑھ دیتا ہوں۔ وہی میں پڑھنے لگا ہوں۔

جناب یحییٰ بختیار: وہ نام دیئے ہوئے ہیں اس میں؟

مرزا ناصر احمد: جی ہاں۔ اس میں ہیں۔ یہی میں کہہ رہا ہوں۔

’’وکیل نے سوال کیا، حضرت خلیفہ ثانی سے کہا آپ نے ’’الفضل‘‘ کے 15 جولائی 1952ء کے شمارہ میں ایک مقالہ افتتاحیہ جو خونی ملّا کے آخری دن کے عنوان سے شائع ہوا، دیکھا ہے۔ جس میں مندرجہ ذیل الفاظ آئے ہیں۔ یہ وہی الفاظ ہیں، آپ جو فرما رہے تھے۔ ہاں آخری وقت آن پہنچا ہے ان تمام علمائے حق کے خون کا بدلہ لینے کا، ۱۳۰۰ سال میں جو گزرے ہیں۔ جن کو شروع سے یہ خونی ملّا قتل کرواتے آئے ہیں۔ ان سب کے خون کا بدلہ لیا جائے گا۔ عطااللہ شاہ بخاری سے، ملّا بدایونی سے، ملّا احتشام الحق سے، ملّا محمد شفیع سے ملّا مودودی سے۔

جواب: ہاں اس تحریر کے متعلق منٹگمری کے ایک آدمی کی طرف سے ایک شکایت میرے پاس پہنچی تھی اور میں نے اس کے متعلق متعلقہ ناظر سے جواب طلبی کی تھی۔ اس نے مجھے بتلایا تھا، کہ اس نے ایڈیٹر کو ہدایت کر دی ہے۔ کہ وہ اس کی تردید کرے۔

سوال: کیا وہ تردید آپ کے علم میں آئی؟

جواب: نہیں (نہیں کہنے کے بعد) لیکن ابھی ابھی مجھے ۷/ اگست ۱۹۵۲ء کے ’الفضل‘ کا ایک آرٹیکل جس کا عنوان ایک غلطی کا ازالہ ہے، دکھایا گیا ہے۔ جس میں

مذکورہ بالا تحریر کی تشریح کر دی گئی تھی۔ اور وہ تردید یعنی جو معنے پہنائے جا رہے تھے اس کی تردید کر دی گئی،

عدالت کا سوال: ادارتی مقالہ میں جن مولویوں کو ملاّ کہا گیا ہے............ سب کو نہیں ملاّ کہا گیا .... جن مولویوں کو ملاّ کہا گیا ہے۔ کیا انہوں نے یہ رائے ظاہر کی تھی۔ کہ احمدی مرتد اور واجب القتل ہیں؟

جواب: میں صرف یہ جانتا ہوں، کہ مولانا ابوالاعلیٰ مودودی نے یہ رائے ظاہر کی تھی''۔ اس کے متعلق یہ سارا بیان ہے............ نیز............

(Pause)

اور جو رہ گئے ہیں۔ اگر وہ............ میں بڑا شرمندہ ہوں، ہم نے نوٹ تو کئے ہوئے ہیں۔

جناب یحییٰ بختیار: مرزا صاحب! یہ Strain ہم سب محسوس کر رہے ہیں، مجھے بھی بہت زیادہ کام کرنا پڑتا ہے۔ اور آپ جانتے ہیں۔ مجھے ان چیزوں کا بہت کم علم ہے تو یہ چیزیں تو ہوتی رہتی ہیں اور اسپیکر صاحب سے بھی ہم request کرتے ہیں۔ کہ آدھا گھنٹہ اور ٹائم دے دیجیے۔ ایک گھنٹہ اور ٹائم دیجیے وہ بھی بڑے cooperate کرتے ہیں۔ تو اس میں یہ ایک 'الفضل' ۱۶؍ جولائی کا رہ گیا ہے ۱۹۴۹ء کا۔

مرزا ناصر احمد: ۱۶؍ جولائی، ۱۹۴۹ء۔

جناب یحییٰ بختیار: ہاں جی۔

مرزا ناصر احمد: ہاں، ۱۶؍ جولائی، ۱۹۴۹ء کا جواب ہے ہمارے پاس۔

جناب یحییٰ بختیار: ہاں، تو پھر یہ دے دیں، تاکہ میرا یہ page پورا ہو جائے۔

مرزا ناصر احمد: ۱۶؍ جولائی، ۱۹۴۹ء کے ایک ایسے خطبہ پر سوال کو مبنی کیا گیا تھا۔ جس کا تعلق حضرت خلیفہ ثانی سے تھا، ٹھیک ہے ناں۔

جناب یحییٰ بختیار: ہاں۔

مرزا ناصر احمد: جس میں یہ لکھا ہے۔ کہ دشمن محسوس کرتا ہے کہ اس کے مذہب کو کھا جائیں گے۔ ۱۶؍ جولائی، ۱۹۴۹ء میں حضرت خلیفہ ثانی کا کوئی خطبہ یا مضمون چھپا ہی نہیں، کوئی ایسا خطبہ نہیں چھپا جس میں یہ لکھا ہو۔

جناب یحییٰ بختیار: یعنی کہیں نہیں چھپا کہ تاریخ میں کوئی فرق ہو گیا ہے؟ کیونکہ یہ نہ ہو کہ پھر وہ بیچ میں تاریخ کسی اور کا آ جائے۔ بعض دفعہ پرنٹنگ میں غلطی ہو جاتی ہے۔

مرزا ناصر احمد: ہاں ویسے ہم..........

جناب یحییٰ بختیار: ان کے خطباب سے تو آپ اچھی طرح واقف ہونگے؟ آپ دیکھ لیجیے اسے، تسلی کر لیجیے..........

مرزا ناصر احمد: اور تسلی کر لیں گے۔

جناب یحییٰ بختیار: ہاں جی۔

مرزا ناصر احمد: لیکن جو تھوڑی بہت تسلی کی ہے وہ نہیں ہمیں ملا۔ لیکن آپ کے کہنے پر مزید..........

جناب یحییٰ بختیار: ہاں میں یہ کہتا ہوں کیونکہ..........

مرزا ناصر احمد: اسی طرح اسی قسم کا ایک اور بھی ہے ایک تھا ۳، جولائی ۱۹۵۲ء۔ ۳، جولائی ۱۹۵۲ء میں سوال یہ تھا کہ اس قسم کی وہاں تحریر ہے کہ ”تم مجرموں کی طرح پیش ہو گے“ تو ہمیں ۳، جولائی ۱۹۵۲ء میں اس قسم کی...... خالی یہ یعنی یہ لفظی میں تردید نہیں کر رہا اس مضمون کی کوئی عبارت نہیں ملی کہ تم مجرموں کی طرح پیش ہو گے اور اگر آپ فرمائیں تو اس کے علاوہ اور زیادہ..........

جناب یحییٰ بختیار: آپ تسلی کر لیں تاکہ کیونکہ یہاں بھی بعض منگوا رہے ہیں وہ دیکھ رہے ہیں۔

مرزا ناصر احمد: مزید تسلی کر لیں گے۔

(Pause)

جناب یحییٰ بختیار: یہاں جو ابوجہل کی طرح ذکر آتا ہے یہ وہی ہے ناں جی؟

مرزا ناصر احمد: ہاں ''مجرموں کی طرح پیش ہو گے'' وہ ابوجہل والی ہے بہرحال..........

جناب یحییٰ بختیار: ''فتح مکہ کے بعد''۔

مرزا ناصر احمد: ہاں جی یہی ہے ''مجرموں کی طرح پیش ہو گے'' اسی کے ساتھ تعلق رکھتا ہے لیکن اس اخبار میں اس قسم کا کوئی......

جناب یحییٰ بختیار: نہیں نہیں میں کہتا ہوں آپ verify کر لیں۔

مرزا ناصر احمد: ہاں ہاں verify اور کر لیتے ہیں کہیں آگے پیچھے کسی اور تاریخ میں نہ ہو۔

جناب یحییٰ بختیار: ہاں کیونکہ جہاں تک خطبوں کا تعلق ہے یہ تو ایسی چیز نہیں ہے کہ صرف اخبار میں ہی ہو آپ کا اپنا ریکارڈ ہو گا ان کا۔

مرزا ناصر احمد: نہیں جو بعد میں اتنی دیر کے ہیں تو صرف اخبار ہی ریکارڈ ہے۔

جناب یحییٰ بختیار: نہیں جی ۱۹۵۳ء اور ۱۹۵۲ء کی ایسی چیزیں ہیں کہ......

مرزا ناصر احمد: صرف، صرف میں بتا رہا ہوں ناں کہ ہمارے ہاں یہ طریق رہا ہے کہ جب ٹیپ بھی آ گیا تو چونکہ بڑا خرچ ہوتا تھا اور اس کے غریب لوگ ہیں ہم تو یہ اصول بنا لیا کہ جب لکھا جائے اور چھپ جائے خطبہ تو اس کے کچھ عرصے بعد ٹیپ جو ہے اس کے اوپر دوسرا خطبہ آ جائے۔

جناب یحییٰ بختیار: وہاں تو ایک جگہ میں نے پڑھا۔ میں اس میں جانا نہیں چاہتا کہ یہ سارا حکومت نے شروع کیا ہے۔ کہ To deprive you of billions of rupees اور ابھی آپ کہتے ہیں کہ غریب ہیں۔

مرزا ناصر احمد: نہیں نہیں۔

جناب یحییٰ بختیار: خیر میں اس میں جانا نہیں چاہتا۔

مرزا ناصر احمد: میں بھی جواب میں نہیں جانا چاہتا مگر ہے غریب جماعت۔

جناب یحییٰ بختیار: ہاں جی تو میں مزید سوال پوچھ سکتا ہوں آپ سے۔

مرزا ناصر احمد: ہاں جی، ہاں جی۔

جناب چیئرمین: ایک اور حوالہ تھا کل الفضل کا۔

جناب یحییٰ بختیار: وہ میں نے حوالہ دیا تھا جی کہ جو شخص میرا مخالف ہے وہ عیسائی، یہودی، مشرک اور جہنمی ہے۔ یہ مرزا غلام احمد صاحب کا ہے۔

مرزا ناصر احمد: کس کتاب کا حوالہ ہے۔

(pause)

ہاں یہ تو کل آیا تھا ایک تو کل آیا تھا ناں جسمیں میں نے کہا کہ عربی کی عبارت ہے اور اس کے متعلق میں نے کہا ہے کہ سارے............

جناب یحییٰ بختیار: نہیں ایک اور ہے یہ اس میں میرا سوال یہ تھا کہ اگر یہ صحیح ہے تو مرزا صاحب کا مطلب کیا ہے کہ ''جو شخص میرا مخالف ہے وہ عیسائی، یہودی، مشرک اور جہنمی ہے'' تو آپ میرا سوال پہلے سن لیجیے کہ میں پوچھنا کیا چاہتا ہے یہ ہے ان کی تحریر۔

مرزا ناصر احمد: پتہ نہیں یہ کونسا ہے حوالہ۔

جناب یحییٰ بختیار: میں نے دو دفعہ لکھوایا ہے۔

مرزا ناصر احمد: ابھی دیکھ لیتے ہیں شاید ابھی ہو اس کو ٹالتے نہیں۔

جناب یحییٰ بختیار: یہ ہے نزول مسیح صفحہ ۴ اور تذکرہ صفحہ ۲۲۷۔

مرزا ناصر احمد: یہ رہ گیا ہے چیک کرنا۔

جناب یحییٰ بختیار: خیر یہ بعد میں کر لیں۔ آپ دیکھ لیں اگر ایک دو صفحے آگے پیچھے ہوں تو..

مرزا ناصر احمد: ہاں نہیں نہیں بالکل۔

جناب یحییٰ بختیار: بعض دفعہ ۲۲۷ کا ۲۴۷ ہوتا ہے۔

مرزا ناصر احمد: یہ ہم خود دیکھ لیتے ہیں یعنی آگے اور پیچھے پانچ دس صفحے دیکھ کے۔

جناب یحییٰ بختیار: ہاں پانچ دس نہیں۔ میں نے دیکھا ہے کہ ۲۲۷ کا ۲۴۷ ہوتا ہے وہ اردو میں جس طرح ....

مرزا ناصر احمد: لیکن اگر آپ کو دیا ہو "۲۲۷" اور اصل میں ہو "۲۰۶" تو وہ نہیں ہوگا۔

جناب یحییٰ بختیار: نہیں نہیں وہ نہیں۔ جو عام سی غلطی پرنٹنگ میں ہو سکتی ہے۔

مرزا ناصر احمد: ٹھیک ہے۔

(Pause)

جناب یحییٰ بختیار: مرزا صاحب ایک اور چیز بھی مہربانی کر کے آپ چیک کر لیں یہ کل ایک حوالہ دیا گیا تھا ۵ اپریل ۱۹۴۷ء کا کہ پاکستان کے متعلق کچھ اس میں کہا گیا ہے اگر آپ پہلے ....

مرزا ناصر احمد: وہ جو ہے اپنا پارسیوں وغیرہ کا؟ وہ ہے؟

جناب یحییٰ بختیار: وہ نہیں نہیں۔

مرزا ناصر احمد: اچھا اچھا، اکھنڈ ہندوستان کے متعلق؟

جناب یحییٰ بختیار: ہاں جی تو اسی قسم کا ایک اور جی آپ چیک کر لیں ۱۶ یا ۱۷ مئی ۱۹۴۷ء کا۔

مرزا ناصر احمد: مئی ۱۹۴۷ء مئی کر دیتے ہیں سارے اخبار دیکھ لیں گے۔

جناب یحییٰ بختیار: اس میں پاکستان کے متعلق کچھ رائے کا اظہار کیا گیا ہے۔

مرزا ناصر احمد: میرا خیال ہے کہ یہ تقریباً تیار ہے جواب اکھنڈ ہندوستان کا۔

جناب یحییٰ بختیار: وہ بھی ساتھ ہی دیکھ لیں۔

مرزا ناصر احمد: ساتھ ہی یہی میرا مطلب ہے کہ شام کو جب آئیں تو ہم کر دیں اس کو بھی۔

جناب یحییٰ بختیار: ٹھیک ہے جی۔

(Pause)

وہ ایک حوالہ تھا صاحبزادہ بشیر احمد صاحب کا۔

مرزا ناصر احمد: کلمۃ الفصل؟

جناب یحییٰ بختیار: جی ہاں وہ تیار ہے۔

مرزا ناصر احمد: کلمۃ الفصل کا کون سا ہے یہ صفحہ؟

جناب یحییٰ بختیار: مرزا صاحب کی جو تحریر میں مسلمان کا لفظ ہے۔ اس کی تفسیر کی ہے کہ مطلب کیا ہے اس کا۔

مرزا ناصر احمد: یہ سارا ۱۲۶ اور ۲۷ دونوں صفحے پورے؟

جناب یحییٰ بختیار: کل میں نے...... مرزا صاحب یہ وہی کتاب ہے یا دوسری ہے؟

مرزا ناصر احمد: یہ کونسی ہے؟

جناب یحییٰ بختیار: یہ آپ کی ہے وہ میں پھر منگوا لیتا ہوں۔

مرزا ناصر احمد: یہ ہماری ہے۔

جناب یحییٰ بختیار: وہ وہاں ہے وہ میں آپ کو...... میں نے Passage پڑھ کر۔

(Pause)

سنایا تھا۔ صفحہ ۱۲۶ پر مرزا صاحب یہ پہلے حرف کا ذکر آتا ہے۔ پھر وہ فرماتے ہیں کہ متن دیکھیں۔

”اگر ایک شخص سراج الدین نامی مسلمان سے عیسائی ہو جائے تو اسے پھر بھی سراج الدین ہی کہیں گے حالانکہ عیسائی ہو جانے کی وجہ سے وہ اب سراج الدین نہیں رہا بلکہ کچھ اور بن گیا کہیں عرفِ عام کی وجہ سے اس نام سے پکارا جائیگا۔ معلوم ہوتا ہے..........“ یہ میں نے یہاں سے پڑھا ہے۔

”معلوم ہوتا ہے کہ حضرت مسیح موعود کو بھی بعض وقت اس بات کا خیال آیا کہ کہیں میری تحریروں میں غیر احمدیوں کے متعلق مسلمان کا لفظ دیکھ کر لوگ دھوکہ نہ کھائیں اس لئے کہیں کہیں بطور آزالہ کے غیر احمدیوں کے متعلق ایسے الفاظ بھی لکھ دیئے گئے ہیں

کہ وہ لوگ جو اسلام کا دعویٰ کرتے ہیں تا جہاں کہیں بھی مسلمان کا لفظ ہو اس سے مدعی اسلام سمجھا جائے نہ کہ حقیقی مسلمان‘‘

مرزا ناصر احمد: حقیقی مسلمان

جناب یحییٰ بختیار: مدعی مسلمان۔

مرزا ناصر احمد: یہاں اگر آپ کو میں۔۔۔۔

جناب یحییٰ بختیار: ایک تو جہاں وہ مرزا صاحب کہتے ہیں کہ مسلمان...... جیسے میں نے کل کہا اور ایک دو حوالے دیئے...... جہاں وہ مسلمان کہتے ہیں تو اس سے مطلب کیا ہے؟ اور پھر یہاں ’’کہیں کہیں بطور آزالہ کے غیر احمدی کے متعلق ایسے الفاظ بھی لکھ دیئے ہیں کہ وہ لوگ جو اسلام کا دعویٰ کرتے ہیں تا جہاں کہیں بھی مسلمان کا لفظ ہو اس سے مدعی اسلام سمجھا جاوے نہ کہ حقیقی مسلمان‘‘

تو میں سوال یہ پوچھنا چاہتا تھا کہ جب مرزا صاحب یا آپ کی جماعت کے رہنما جو مسلمانوں کا ذکر کرتے ہیں۔ اور اس سوال پر چونکہ اس مضمون پر کافی سوال میرے پاس آ چکے ہیں اس لئے میں چاہتا تھا کہ اس کی پوری وضاحت ہو جائے جیسے ابھی لندن کا ریزولیوشن ہے انگلینڈ میں جو مسلمان ہیں ان کو کہا Non-Ahmade Pakistanies اور اپنے کو کہا احمدی مسلمان میں ریزولیوشن کی بات کر رہا ہوں ریزولیوشن غلط ہو اور بات ہے جو آیا ہے اس سے یہ معلوم ہوتا ہے جو Impression پڑتا ہے وہ یہ ہے کہ جب آپ کہتے ہیں ’’مسلمان ایسے کر رہے ہیں۔‘‘ تو جب اپنی طرف آپ کا مطلب ہوتا ہے احمدیوں کی طرف تو حقیقی مسلمان مطلب ہوتا ہے باقیوں کے متعلق آپ کا مطلب ہوتا ہے جو مسلمان ہونے کا دعویٰ کرتے ہیں۔ pretenders یہ وہ کفر والی بات نہیں آتی یہاں اس میں کہ کتنی ڈگری کا کافر ہے یا اس دائرے میں ہے یہ بالکل یعنی یہ Impression ہے کہ جو غیر احمدی ہیں وہ مسلمان ہونے کا دعویٰ کرتے ہیں مگر اصل میں مسلمان نہیں تو یہ آپ ذرا clarify کر دیں۔

مرزا ناصر احمد: جو میں سمجھتا ہوں سوال وہ یہ ہے کہ یہاں بانی سلسلہ احمدیہ نے ایک گروہ کو حقیقی مسلمان کہا اور دوسرے گروہ کے متعلق کہا کہ میرے نزدیک وہ مسلمان تو ہیں لیکن حقیقی مسلمان نہیں تو یہ کیا فرق ہے؟ اس کا جواب محضرنامے میں آچکا ہے لیکن چونکہ سوال دوہرایا گیا ہے اس لئے میں اس کا جواب دوہرانا چاہتا ہوں اور یہ بتانا چاہتا ہوں کہ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ نے حقیقی مسلمان جو کہا اس کی تعریف کیا ہے؟ یہ محضرنامے کے صفحہ ۲۳ پر یہ تحریر ہے ''ہمارے نزدیک یہ فتاویٰ سارے جو اس کے تھے ظاہر پر مبنی ہیں اور فی ذاتہا ان کو جنت کا پروانہ یا جہنم کا وارنٹ قرار نہیں دیا جاسکتا جہاں تک۔۔۔۔''

جناب یحییٰ بختیار: یہ صفحہ ۲۶۲ کہا آپ نے؟

مرزا ناصر احمد: یہ صفحہ ۲۳ محضرنامے کا اس میں ایک اقتباس بانی سلسلہ کا جس سے پتہ لگتا ہے آپ کے نزدیک حقیقی مسلمان سے کیا مراد ہے۔ جہاں تک حقیقت اسلام کا تعلق حضرت بانی سلسلہ احمدیہ کے الفاظ میں ہم حقیقی مسلمان...... جو یہاں لفظ استعمال ہوا ہے...... حقیقی مسلمان کی تعریف درج کرتے ہیں آپ کے نزدیک حقیقی مسلمان کی تعریف یہ ہے۔

> ''اصلاحی معنی اسلام کے وہ ہیں جو اس آیت کریمہ میں اس کی طرف اشارہ ہے یعنی یہ کہ بلیٰ من اسلمو وجهه لله وهومحسن فله اجوه عند رجهه ولا خوف عليهم ولا هم يحزنون یعنی مسلمان وہ ہے۔ جو خدا تعالیٰ کی راہ میں اپنے تمام وجود کو سونپ دیوے، یعنی اپنے وجود کو اللہ تعالیٰ کے لئے اور اس کے ارادوں کی پیروی کے لئے اور اس کی خوشنودی کے حاصل کرنے کے لئے وقف کردیوے۔ اور پھر نیک کاموں پر خدا تعالیٰ کے لئے قائم ہو جائے اور اپنے وجود کو تمام عملی طاقتیں اس کی راہ میں لگا دیوے مطلب یہ ہے کہ اعتقادی اور عملی طور پر محض خدا تعالیٰ کا ہو جاوے اعتقادی طور پر اس طرح سے

اپنے تمام وجود کو درحقیقت ایک ایسی چیز سمجھ لے جو خدا تعالیٰ کی شناخت اور اس کی اطاعت اور اس کے عشق اور محبت اور اس کی رضامندی حاصل کرنے کے لئے بنائی گئی ہے اور عملی طور پر اس طرح سے کہ خالصاً للہ حقیقی نیکیاں جو ہر ایک قوت سے متعلق اور ہر ایک خداداد توفیق سے وابستہ ہیں بجالاوے مگر ایسے ذوق وشوق وحضور سے کہ گویا وہ اپنی فرمانبرداری کے آئینہ میں اپنے معبود حقیقی کے چہرہ کو دیکھ رہا ہے اب آیات ممدوحہ بالا پر ایک نظر غور ڈالنے سے ہر ایک سلیم العقل سمجھ سکتا ہے کہ اسلام کی حقیقت تب کسی میں متحقق ہوسکتی ہے کہ جب اس کا وجود مع اپنے تمام باطنی وظاہری قویٰ کے محض خدا تعالیٰ کے لئے اور اس کی راہ میں وقف ہو جاوے اور جو امانتیں اس کو خدا تعالیٰ کی طرف سے ملی ہیں پھر اس معطی حقیقی کو واپس دی جائیں اور نہ صرف اعتقادی طور پر بلکہ عمل کے آئینہ میں بھی اپنے اسلام اور اس کی حقیقت کاملہ کی ساری شکل دکھائی جاوے یعنی شخص مدعی اسلام یہ بات ثابت کر دیوے کہ اس کے ہاتھ اور پیر اور دل اور دماغ اور اس کی عقل اور اس کا فہم اور اس کا غضب اور اس کا رحم اور اس کا حلم اور اس کا علم اور اس کی تمام روحانی اور جسمانی قوتیں اور اس کی عزت اور اس کا مال اور اس کا آرام اور اس کا سرور اور جو کچھ اس کے سر کے بالوں سے پیروں کے ناخنوں تک باعتبار ظاہر وباطن کے ہے یہاں تک کہ اس کی نیات اور اس کے دل کے خطرات اور اس کے نفس کے جذبات سب خدا تعالیٰ کے ایسے تابع ہو گئے ہیں جیسے ایک شخص کے اعضاء اس شخص کے تابع ہوتے ہیں غرض یہ ثابت ہو جائے کہ صدق قدم اس درجہ تک پہنچ گیا ہے کہ جو کچھ اس کا ہے وہ اس کا نہیں بلکہ خدا تعالیٰ کا ہو گیا ہے اور تمام اعضا اور قویٰ الٰہی خدمت میں ایسے لگ گئے ہیں کہ گویا جوارح الحق ہیں۔ اور ان آیات پر غور کرنے سے

> یہ بات بھی صاف اور بدیہی طور پر ظاہر ہو رہی ہے کہ خدا تعالیٰ کی راہ میں زندگی کا وقف کرنا جو حقیقت اسلام ہے دو پر قسم ہے ایک یہ کہ خدا تعالیٰ کو ہی اپنا معبود اور مقصود اور محبوب ٹھہرایا جائے اور اس عبادت اور محبت اور خوف رجا میں کوئی شریک باقی نہ رہے اور اس کی تقدیس اور تسبیح اور عبادت اور تمام عبودیت کے اداب احکام اور اوامر اور حدود اور آسمانی فضاوقدر کے امور یہ دل وجان قبول کئے جائیں اور نہایت نیستی اور تدلل سے ان سب حکموں اور حدودں اور قانونون اور تقدروں کو باراوت کام سر پر اٹھالیا جاوے اور نیز وہ تمام پاک صداقتیں اور پاک معارف جو اس کی وسیع قدرتوں کی معرفت کا ذریعہ اس کی ملکوت اور سلطنت کے علوئے مرتبہ کو معلوم کرنے کے لئے ایک واسطہ اور اس کے آلاء اور نعما کو پہچاننے کے لئے ایک قومی رہبر ہیں بخوبی معلوم کرلی جائیں
>
> دوسری قسم اللہ تعالیٰ کی راہ میں......"

مولانا غلام غوث ہزاروی: جناب صدر صاحب یہ محضر نامے میں تین صفحے ہم پڑھ چکے ہیں یہ تین صفحے سنانا تو بہت وقت لگے گا یہ محضر نامہ میں ہم پڑھ چکے ہیں اسلام کی تعریف مرزا صاحب نے اپنا تقدس ظاہر کرنے کے لئے۔۔۔۔

جناب چیئرمین: یہ محضر نامے میں ہے۔

اراکین: جی ہاں۔

Mr. Chairman : Then it need not be repeated. It can be referred page so and so of Mahzar-Nama yes, it need not be referred.

(Interruptions)

جناب یحیٰی بختیار: اگر آپ emphasize کرنا چاہتے ہیں۔

مرزا ناصر احمد: نہیں نہیں میں نہیں کرنا چاہتا میں صرف ایک بات کی وضاحت چاہتا ہوں ممکن ہے میں نے غلط سمجھا ہو میں اپنے آپ کی تصحیح کروانا چاہتا ہوں پہلے دن یہ تسلیم کیا گیا تھا کہ اگر سوال دہرایا جائے گا تو جواب بھی دوہرایا جائے گا۔

جناب یحییٰ بختیار: نہیں۔۔۔۔

مرزا ناصر احمد: تو چونکہ سوال دوہرایا گیا ہے حقیقی مسلمان کے متعلق۔۔۔۔

جناب یحییٰ بختیار: نہیں سوال تو ابھی تک نہیں دوہرایا گیا یہ تو ایک reference ہے مرزا بشیر احمد صاحب کا۔۔۔۔۔

مرزا ناصر احمد: اور اس سے پوچھا گیا کہ حقیقی۔۔۔۔

جناب یحییٰ بختیار: اور اس میں ایک لفظ حقیقی آ گیا تھا۔

مرزا ناصر احمد: ہاں حقیقی مسلمان کون ہے اور دوسرا کون ہے۔

جناب یحییٰ بختیار: وہ محضر نامے میں آپ تفصیل سے بیان کر چکے ہیں۔

مرزا ناصر احمد: تو حقیقی اسلام کے متعلق میں نے یہ سنائی ہے بات ویسے میں آگے چھوڑ دیتا ہوں۔

جناب یحییٰ بختیار: نہیں اگر آپ سمجھتے ہیں کہ بہت ضروری ہے۔ ریکارڈ پر آ چکا ہے اس واسطے۔۔۔

مرزا ناصر احمد: وعلیٰ آخر یعنی اس کو آخر تک پڑھ لیا جائے تو بتا میں یہ رہا تھا۔۔۔۔ جو کچھ سن لیا اس سے بات واضح ہو جاتی ہے۔

(Pause)

جہاں سے یہ سوال جس پر مبنی ہے وہ یہ ہے کہ مدعی اسلام اور حقیقی مسلمان میں کیا فرق ہے؟ یہی سوال بنا تھا ناں تو میں نے بتایا کہ آپ کے نزدیک حقیقی یہ شخص۔۔۔۔ جس اقتباس کے دو ایک صفحے میں نے پڑھے ہیں اور کچھ رہ گئے ہیں لیکن جو مطلب ہے وہ واضح ہو جاتا ہے اس لئے

جناب یحیٰ بختیار: میرا سوال یہ ہے کہ بہت ہی کم ہیں ایسے مسلمان یا بالکل ہی نہیں ہیں؟

مرزا ناصر احمد: امت محمدیہ میں لاکھوں کروڑوں ایسے گزرے۔

جناب یحیٰ بختیار: اس Definition کے مطابق۔۔۔

مرزا ناصر احمد: ہاں جی اس Definition کے مطابق

جناب یحیٰ بختیار: اور آج کل بھی کوئی لاکھوں کروڑوں ایسے نہیں آپ کے خیال میں؟

مرزا ناصر احمد: اس وقت مجھے سمجھا جائے گا کہ میں متعصب ہوں۔

جناب یحیٰ بختیار: نہیں نہیں اتھارٹی جو ہے جس نے Study کی ہے جس نے لوگوں کو دیکھا ہے۔۔۔

مرزا ناصر احمد: اس وقت بھی میرے نزدیک میرے علم میں نزدیک نہیں میرے علم میں ہزاروں ہیں۔

جناب یحیٰ بختیار: ہزاروں ہیں۔

مرزا ناصر احمد: میرے علم میں نہیں ہیں اور میرا علم بہرحال حاوی نہیں۔

جناب یحیٰ بختیار: نہیں نہیں میں وہی پوچھ رہا ہوں۔

مرزا ناصر احمد: ہاں ہاں میرے علم میں ہزاروں ہیں جو اس تعریف کے ماتحت آجاتے ہیں۔ حقیقی مسلمان والی۔

جناب یحیٰ بختیار: یعنی آپ کے علم میں ہیں جو اس تعریف کے اندر آتے ہیں پھر دوسرا سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ کیا آپ کے علم میں اور آپ کے نقطہ نظر سے سب آحمدی اس میں نہیں آسکتے۔

مرزا ناصر احمد: ہاں ہاں نہیں آسکتے۔ میں نے صا ہ دیا نہیں آسکتے۔

جناب یحیٰ بختیار: ان میں کچھ تعداد ہوگی جو مدعی ملام ہوں گے کچھ حقیقی ہوں گے ان

وں آپ کی اور وقت ضائع کر رہا ہوں وہاں جو ہے یہ سوال نہیں ہے کہ مدعی اسلام کون ہے اور حقیقی اسلام میں کون وہاں یہ ہے کہ۔۔۔۔ غیر آحمدیوں کے متعلق مسلمان کا لفظ دیکھ کر لوگ ھوکہ نہ کھائیں مرزا صاحب۔

مرزا ناصر احمد: جی بالکل ٹھیک ہے۔

Mr. Yahya Bakhtiar: This is غیر Ahmadi and only غیراحمدی to whom he is refering کہ ان کو حقیقی نہ سمجھیں۔

مرزا ناصر احمد: جب آپ ختم کر لیں تو مجھے بتا دیں۔ میں جواب دوں یہاں کوئی اس سے اتفاق کرے یا نہ یہی کہا گیا ہے کہ ہمارے نزدیک تمام وہ جو آحمدی نہیں مدعیان اسلام ہیں یہاں یہ نہیں کہا گیا کہ تمام وہ جو آحمدی نہیں وہ حقیقی مسلمان ہیں۔

جناب یحییٰ بختیار: آپ پھر دیکھ لیں۔

مرزا ناصر احمد: پھر میں نے دیکھا یہاں یہ کہا گیا ہے کہ تمام وہ جو آحمدی نہیں مدعیان اسلام ہیں اور احمدیوں میں سے بھی بہت سارے مدعیان اسلام ہیں اور حقیقی مسلمان نہیں ہیں اس سے انکار ہی نہیں کیا گیا اس میں۔

جناب یحییٰ بختیار: میں ایک دفعہ پھر پڑھ کے پھر اس سوال کو چھوڑ دیتا ہوں اور پھر آگے آپ کو تکلیف دوں گا ”معلوم ہوتا ہے کہ حضرت مسیح موعود کو بھی بعض وقت اس بات کا خیال آیا ہے کہ کہیں میری تحریروں میں غیر آحمدیوں کے متعلق مسلمان کا لفظ دیکھ کر۔۔۔۔“ کبھی عیسائی تو مدعی اسلام ہو ہی نہیں سکتا یہودی ہو نہیں سکتا۔ مشرک ہو ہی نہیں سکتا یہ تو صرف غیر احمدی مسلمان جو ہیں وہی ہو سکتے ہیں۔ ”غیر آحمدیوں کے متعلق مسلمان کا لفظ دیکھ کر لوگ دھوکہ نہ کھائیں اس لئے آپ نے کہیں کہیں بطور آزالہ کے غیر احمدیوں کے متعلق ایسے الفاظ بھی لکھ دیئے کہ وہ لوگ جو اسلام کا دعویٰ کرتے ہیں تا جہاں کہیں بھی مسلمان کا لفظ ہو اس سے مدعی اسلام سمجھا جاوے نہ کہ حقیقی مسلمان“۔

مرزا ناصر احمد: نہ کہ حقیقی مسلمان اس کی تعریف بھی آ گئی۔

Mr. Yahya Bakhtiar: Clearly outside the pale of Ahmadi Musalman. If I mean, if I write Musalman I mean people who claim to be Musalman or pretend to be Musalman. This is the impression from the plain, simple reading of the passage. After that if you want to add something more, Sir, that will come on the record.

مرزا ناصر احمد: میں کچھ اور کہنا چاہتا ہوں جو عبارت ابھی پڑھی گئی ہے وہ بانی سلسلہ احمدیہ کی نہیں۔ معلوم ہوتا ہے حضرت مسیح موعود کو بھی بعض وقت اس بات کا خیال آیا ہے---- یہ آرٹیکل لکھنے والے کا اپنا استدلال ہے جس کے متعلق انہوں نے یہ اظہار کیا ہے کہ مجھے بھی اپنے استدلال پر پختہ یقین نہیں اس لئے لفظ استعمال کیا معلوم ہوتا ہے۔ ''معلوم ہوتا ہے'' ایک پختہ بات کے لئے نہیں استعمال کیا گیا بلکہ پختہ بات ہو تو یہ کہا جاتا ہے کہ یہ بات ہے یہاں یہ ہے کہ معلوم ہوتا ہے اور یہ آپ کا استدلال ہے اور آگے جو کہا کہ وہ لوگ جو اسلام کا دعویٰ کرتے ہیں کہیں مدعیٔ اسلام سمجھا جاوے حقیقی مسلمان جو اس تعریف کے اندر آتا ہے جس میں سارے احمدی بھی نہیں وہ نہ سمجھا جائے یہ سارا ایک استدلال ہے اس مضمون کے لکھنے والے کا---

جناب یحییٰ بختیار: وہ کہتے ہیں غیر احمدی کے بارے میں جب میں مسلمان کہتا ہوں---

مرزا ناصر احمد: یہ استدلال ہے مضمون لکھنے والے کا اور میں نے بتایا کہ یہ کہنا میرے نزدیک تمام غیر احمدی اس تعریف کے مطابق حقیقی مسلمان نہیں اس کا اس سے یہ نہیں منطقی نتیجہ نکلتا۔ منطق اس کے خلاف کہتی ہے ہمیں The logical conclusion is not that کہ جو احمدی ہیں وہ سارے حقیقی مسلمان ہیں۔ فقرہ یہ ہے کہ جو احمدی نہیں۔

Mr. Yahya Bakhtiar: Sorry Sir, one minute آپ کے نقطہ نظر سے عقیدے سے کوئی غیر احمدی بھی حقیقی مسلمان ہے

مرزا ناصر احمد: میرے عقیدے کے مطابق ہاں یہ بڑا واضح ہے سوال میرے عقیدے کے مطابق اس تعریف کے لحاظ سے میرے علم میں کوئی غیر مسلمان حقیقی مسلمان نہیں غیر احمدی مسلمان ملت اسلامیہ سے تعلق رکھنے والا اس معیار کا کوئی نہیں۔

جناب یحییٰ بختیار: حقیقی کوئی نہیں؟

مرزا ناصر احمد: اس معیار کا حقیقی مسلمان۔

جناب یحییٰ بختیار: ہاں وہ حقیقی جو آپ نے Define کیا ہے۔

مرزا ناصر احمد: ہاں ہاں جو اس حوالے سے لکھا ہے۔

Mr. Yahya Bakhtiar: Sir, the next subject will take some time shall we have to break now.

Mr. Chairman : The delegation is permitted to withdraw for 12.15-سوا بارہ بجے

(The Delegation left the Hall)

Mr. Chairman : I would like to know if any honourable Member wants to say something.

Mr. Yahya Bakhtiar : No, Sir.

Mr. Chairman : Then we meet at 12.15. Thank you very much.

(The Special committee adjourned for tea Break to meet again at 12.15 pm)

(The Special Committee re-assembled after tea break, Mr. Chairman (Sahibzada Farooq Ali) in the Chair)

جناب چیئرمین: ابھی نہ بلائیں۔ دو منٹ ہاں نیچے آ جائیں، باہر بٹھا دیں، آپ تشریف رکھیں ناں جی۔

Just to tell something about the programme to the honourable members........ I draw the attention of honourable members——Sardar Abdul Aleem. I will just draw the attention of Honourable member........ Sadar Abdul Aleem.

PROGRAMME FOR FURTHER SITTING OF THE COMMITTEE/ASSEMBLY

I will just draw the attention of honourable members that we have decided certain things about the programme. I want to tell to the honourable members the Attorney General needs a week to prepare what has been done in six days, it takes at least a week for preparation. We also need a weak for the preparation of our record. Only then we can supply to honourable members the copies of record without we cannot proceed further. So many things are left out so many things are to be asked. So to-day will be the last day, rather this meeting will be the last far the cross-examination, but the cross- examination will continue. The date will be fixed and will be told. The House committee will adjourn from to-day and the date will be round about 19, 20, 21st. It will be told to the honourable members. To-morrow will be no session. For 12th and 13th, we will meet as National Assembly, one session daily on the 12th and 13th morning.

Mr. Abdul Hafeez Pirzada : (Minister for Law and Parliamentary Affairs) I would request that we shall have after noon session.

Mr. Chairman : Now, Mr. Law Minister, you have also to accept our request.

Mr. Abdul Hafeez Pirzada : Because the Senate is.........

Mr. Chairman : you were absent for six days.

Mr. Abdul Hafeez Pirzada : Sir, the Senate is meeting in the morning

Mr. Chairman : You have to compensate, now we can meeting simultaneously, we have made arrangements, we can.......

(Interruption)

All right.

Mr. Abdul Hafeez Pirzada: We have a lot of burden in the morning and other work suffers a lot.

Mr. Chairman : Yes.

Mr. Abdul Hafeez Pirzada : In the evening.

Mr. Chairman : Six of the clock in the morning. Now we are in a position that the Senate and National Assembly can meet simultaneously, that well be for the convenience of the Ministers.

Mr. Abdul Hafeez Pirzada : Yes.

Ch. Mohammad Hanif Khan: (Minister for Labour and Works) There are Bills pending now before the National Assemblyes At the same time simultaneously, we will have to appear before the Senate, because the Bills are pending there as well.

Mr. Chairman : I see. So, on the 12th and 13th we will be.........

چوہدری محمد حنیف خان: دونوں ایک ہی وقت نہیں مل سکیں گے۔ بہت Bills ہیں وہاں پر----

جناب چیئرمین: ٹھیک ہے in the evening.

جناب عبدالحفیظ پیرزادہ: رپورٹرز کے دو حصے کر دیئے ہیں وزرا کے بھی دو حصے کر دیجیے کہ آدھے----

Mr. Chairman: So, should we call them? The delegation may be called.

Mr. Yahya Bakhtiar: Sir, I may explain you know that........

Mr. Chairman: Just a minute, yes.

Mr. Yahya Bakhtiar: Since it have been agreed that after this it will be adjourned, so I do not want to start a subject like Jahad or what they said about the Brithish.

Mr. Chairman: Yes,

Mr. Yahya Bakhtiar : So even if I finish within 15, 20 minutes.

Mr. Chairman: Yes, it is all right.

Mr. Yahya Bakhtiar: We should finish to-day. I would not go to the (new subject)..........

Mr. Chairman : It is all (up) to the convenience of the Attorney-General.......

Mr. Yahya Bakhtiar : ....New subject all togather.

Mr. Chairman : It is Attorney-General like or the Law Minister propose, perhaps we can hold a meetings of the steering Committee also just one day before, that is on 19th or 20th.

Mr. Abdul Hafeaz Pirzada : We see that sir.

مولانا محمد ظفر احمد انصاری: وہ دیکھ لیجئے گا۔

جناب چیئرمین: وہ دیکھ لیں گے۔ They may be called.

(The delegation entered the hall)

The Attorney-General is ready? Yes, Mr. Attorney-General.

CROSS-EXAMINATION OF THE QADIANI GROUP DELEGATION

جناب یحیٰی بختیار: مرزا صاحب میں نے چند سوالات آپ سے پوچھے تھے جس سے کہ یہ ظاہر ہوتا ہے کہ آپ اپنے کو مسلمانوں سے ایک علیحدہ فرقہ یا امت یا گروہ یا پارٹی سمجھتے ہیں تو اسی separatism اور separatist tendency کو مدنظر رکھتے ہوئے تا کہ آپ کو معلوم ہو سکے کہ سوال کس پر میں پوچھ رہا ہوں آپ سے ایک دو سوال اور میں پوچھوں گا جی۔

مرزا ناصر احمد: ویسے میں یہ تمہید۔۔۔۔

جناب یحیٰی بختیار: نہیں نہیں آپ deny کیا ہے ناں۔

مرزا ناصر احمد: نہیں نہیں میں تمہید بھی نہیں سمجھا میں تو یہ کہنے لگا ہوں اب آپ نے تمہید باندھی ہے۔

جناب یحییٰ بختیار: میں پھر کہہ دیتا ہوں۔

مرزا ناصر احمد: وہ میں اس لئے نہیں سمجھا کہ آپ نے فرمایا ہے کہ میں نے سوال پوچھے تھے جس سے یہ نتیجہ نکلتا ہے۔

جناب یحییٰ بختیار: نہیں یہ اثر پڑتا تھا یہ Impression میں نے ایک سوال آپ سے پوچھا تھا کہ مرزا صاحب نے ایک جگہ کہا تھا کہ census میں ہمیں علیحدہ ریکارڈ کیا جائے پھر میں نے آپ کی توجہ دلائی تھی کہ مرزا بشیر الدین محمود صاحب نے ایک نمائندہ بھیجا تھا کہ جہاں پارسی، عیسائی علیحدہ Treat ہو رہے ہیں۔ ہمیں بھی علیحدہ Treat کیا جائے۔

مرزا ناصر احمد: اس کا ابھی جواب نہیں دیا میں نے۔

جناب یحییٰ بختیار: نہیں میں نے کہا جی کہ وہ مدنظر رکھیں آپ کہ میں اس subject پر بول رہا ہوں تاکہ آپ بعد میں یہ نہ سمجھیں کہ کس context میں یہ بات ہوتی تھی۔

مرزا ناصر احمد: ہاں ہاں ٹھیک ہے۔

جناب یحییٰ بختیار: مرزا صاحب! یہ تو آپ کو علم ہے اور سب کو علم ہے عیسائیوں، ہندوؤں، پارسیوں کے اور مسلمانوں کے علیحدہ علیحدہ کیلنڈر ہیں۔

مرزا ناصر احمد: علیحدہ علیحدہ؟

جناب یحییٰ بختیار: کیلنڈر۔

مرزا ناصر احمد: اچھا۔

جناب یحییٰ بختیار: یہ درست ہے ناں جی کہ یہ عیسوی ہے عیسائیوں کی، مسلمانوں کا اپنا کیلنڈر ہے جو ہجری سے شروع ہوتا ہے۔

مرزا ناصر احمد: ہاں ہجرت سے شروع ہوتا ہے۔

جناب یحییٰ بختیار: ہاں جی پھر پارسیوں کا ایسا ہی ہے جو اپنے نوروز سے شروع کرتے ہیں اسی طرح ہندوؤں کا کیلنڈر ہے ابھی ہمارا ۱۳۹۴ ہجری سال ہے یہ تو کیا آپ کا احمدیوں کا بھی کوئی کیلنڈر ہے؟

مرزا ناصر احمد: نہیں۔

جناب یحییٰ بختیار: کیا آپ کے اخبارات میں ہجری سن کے ساتھ آپ کے کسی سال کا تا ہے۔ کیلنڈر کا جو اخبارات یا رسالے چھپتے ہیں جیسے ہمارے اخبارات میں عیسوی کے س ہجری لکھتے ہیں۔ آپ آج کا اخبار ''جنگ'' اٹھا لیجیئے آپ ''نوائے وقت'' اٹھا لیجیئے یا کوئی ا دیکھ لیجیے ہجری اور عیسوی دونوں کا ذکر ہوتا ہے آپ کے بعض اخباروں میں اور رسالوں میں ہ یا عیسوی کے ساتھ آپ کے کیلنڈر کا سال کا مہینے کا کوئی ذکر ہوتا ہے یا نہیں؟

مرزا ناصر احمد: نہیں ہمارے کیلنڈر کا ذکر نہیں ہوتا۔

جناب یحییٰ بختیار: آپ کے کیلنڈر۔۔۔۔

مرزا ناصر احمد: ہمارا کیلنڈر ہے ہی نہیں ذکر کہاں سے ہوگا۔

جناب یحییٰ بختیار: ہاں جی میں یہی پوچھ رہا تھا پہلے میں نے۔۔۔۔

مرزا ناصر احمد: نہیں میں وضاحت کر دوں کیونکہ پھر آ جائے گا کہ شاید میں نے۔۔۔۔

جناب یحییٰ بختیار: نہیں جی میں نے پہلے پوچھا کہ کیلنڈر ہے؟ آپ نے کہا نہیں ہے۔

مرزا ناصر احمد: بالکل نہیں ہے۔

جناب یحییٰ بختیار: پھر بعض اخباروں میں ایسے۔۔۔۔

مرزا ناصر احمد: اگر آپ کا سوال ختم ہو جائے تو پھر میں جواب دوں۔

جناب یحییٰ بختیار: نہیں میں نے یہ سوال پوچھا ہے کہ آپ کی جو blications ہیں۔۔۔۔

مرزا ناصر احمد: جو ہجرت ہے وہ ہمارے ساتھ تو نہیں تعلق رکھتی اسلام کے ہر فرقے تعلق رکھتی ہے۔

جناب یحییٰ بختیار: ہاں میں یہی پوچھ رہا تھا۔

مرزا ناصر احمد: تو جس کیلنڈر کو کوئی کسی شکل میں ہجرت سے شروع کیا جائے گا وہ سوا اسلام کے کسی اور کی طرف منسوب ہی نہیں ہو سکتا۔

جناب یحییٰ بختیار: نہیں میں نے صرف یہ گزارش کی کہ آپ کا اپنا کوئی ایسا کیلنڈر ہے؟

مرزا ناصر احمد: نہیں ہمارے ساتھ تعلق رکھنے والا کوئی کیلنڈر نہیں ہجرت سے تعلق رکھنے والا ایک کیلنڈر ہے۔

جناب یحییٰ بختیار: وہ تو مسلمانوں کا جو کیلنڈر ہے؟

مرزا ناصر احمد: ہاں ہاں مسلمانوں کا کیلنڈر ہی ہے جو ہجرت سے تعلق رکھتا ہے وہ مسلمانوں کا کیلنڈر ہے۔

(Pause)

جناب یحییٰ بختیار: یہ ماہ وفا کون سے مہینے کو کہتے ہیں آپ۔

مرزا ناصر احمد: ابھی کیلنڈر کی بات ہو رہی تھی پھر مہینے کی میں نے اسی واسطے کہا تھا کہ ہجرت سے تعلق رکھنے والے کسی کیلنڈر کو جماعت آحمدیہ سے تعلق رکھنے والا کیلنڈر کہنا یہ درست نہیں ہے یعنی کوئی بھی نہیں اس کو درست سمجھے گا۔ صرف فرق اتنا ہے کہ ہجرت سے تعلق رکھنے والے دو کیلنڈر ہیں، ایک کو قمری کہا جاتا ہے جس کا چاند سے تعلق ہے وہی ابتدا اس کی وہی ہے ہجرت۔ اور ایک کو شمسی کہا جاتا ہے جس کا سورج سے تعلق ہے جیسے کہ عیسائیوں کا کیلنڈر ہے جو ہجرت کا قمر کے ساتھ تعلق رکھ کر آگے چلے ناں سال وہ تمام دنیا میں رائج ہے لیکن دنیا کے ایک حصے میں مسلمانوں نے ہجرت سے بھی ایک دوسرا کیلنڈر جس کا سورج سے تعلق ہے لیکن وہ مسلمانوں کا کیلنڈر ہے کیونکہ ہجرت سے چلتا ہے وہ بنایا ____ افغانستان میں وہ رائج ہے ایران میں وہ رائج ہے ''ہجری'' ''شمسی'' اور اس کو ہمارا بھی دل کیا اور اب بھی کرتا ہے کہ اس کو رائج کریں پوری طرح ہم کامیاب نہیں ہو سکتے۔ جس کیلنڈر کا تعلق ہجرت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ہے جو افغانستان میں رائج ہے جو ایران میں رائج ہے اگر جماعت احمدیہ ایک تھوڑی سی حقیر کوشش کرے تو اس کو اس کا اپنا کیلنڈر کیسے کہا جائے گا؟

جناب یحییٰ بختیار: نہیں میں نے یہ کبھی نہیں کہا میں نے ۔۔۔۔

مرزا ناصر احمد: میں وضاحت کر رہا ہوں۔

جناب یحییٰ بختیار: میں نے پوچھا آپ سے۔

مرزا ناصر احمد: بس یہی میرا جواب ہے۔

جناب یحییٰ بختیار: یہ ’’ماہ وفا‘‘ جو ہے یہ شمسی کے ساتھ تعلق رکھتا ہے؟

مرزا ناصر احمد: یہ شمسی کے ساتھ شمسی ہجری کے ساتھ تعلق رکھتا ہے۔

جناب یحییٰ بختیار: افغانستان میں بھی یہی مہینے ہیں؟

مرزا ناصر احمد: نہ مہینوں کے نام یہ نہیں ہیں مہینوں کے نام ہم نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی کے مختلف واقعات جو تھے ان کے اوپر Base کر کے یہ نام رکھے ہیں بارہ مثلاً ’’فتح مکہ‘‘ پر ’’فتح‘‘ اس کا تعلق فتح مکہ سے ہے۔

جناب یحییٰ بختیار: پھر اس کی تفصیل دے دیں کہ کس مہینے کا کس وجہ سے آپ نے نام رکھا؟

مرزا ناصر احمد: ہاں ہاں یہ ٹھیک ہے۔

جناب یحییٰ بختیار: مرزا صاحب اب آپ یہ فرمایئے کہ کیا ایک ’’ضیاء الاسلام پریس‘‘ قادیان میں تھا؟

مرزا ناصر احمد: جی ایک پریس تھا قادیان میں جس کا نام ضیا الاسلام تھا۔

جناب یحییٰ بختیار: اور اس میں ایک کتابچہ وہاں شائع ہوا ہے درود شریف کے بارے میں آپ نے دیکھا ہے وہ؟

مرزا ناصر احمد: میں نے وہ پڑھا نہیں لیکن میں نے دیکھا ہے۔

جناب یحییٰ بختیار: اس میں درود شریف جو نماز میں پڑھتے ہیں۔

اللھم صلی علی محمد وعلی آل محمد

میں تھوڑی سی تبدیلی ہے کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد ''احمد'' آ جاتا ہے ''آل محمدؐ'' کے بعد ''آل احمد'' آ جاتا ہے کیا یہ درست ہے؟

مرزا ناصر احمد: ہماری جماعت کا تو ایسا کوئی درود نہیں۔

جناب یحییٰ بختیار: نہیں میں اسی واسطے آپ سے پوچھ رہا ہوں۔۔۔

مرزا ناصر احمد: نہیں ہے۔

جناب یحییٰ بختیار: میں ابھی آپ کو فوٹوسٹیٹ دیتا ہوں آپ اسے ایک نظر دیکھ لیجیے۔

مرزا ناصر احمد: نہیں یہ مجھے علم ہے کہ اس کتاب میں یہ ہے۔

جناب یحییٰ بختیار: یہ ہے ناں کتاب میں؟

مرزا ناصر احمد: ہاں لیکن وہ جماعت کا نہیں ہے

جناب یحییٰ بختیار: یہ ضیاالاسلام پریس جو ہے قادیان میں اس کا آپ کی جماعت سے کوئی تعلق نہیں؟

مرزا ناصر احمد : ضیاالاسلام پریس ہے وہ ہر آدمی کی کتاب جو وہاں سے چھپوانا چاہیے۔۔۔

جناب یحییٰ بختیار: نہیں، آپ کی publications کرتا رہا ہے یہ؟

مرزا ناصر احمد: ہماری publication کرتا رہا ہے لیکن ہماری publication ''م ش'' کا اخبار بھی لاہور میں کرتا ہے اور بہت سے اخبار اور پریس کرتے ہیں۔

جناب یحییٰ بختیار: نہیں وہ تو ٹھیک ہے لیکن میں یہ کہہ رہا ہوں کہ اس پریس سے آپ کا کیا تعلق ہے یا کوئی تعلق نہیں؟

مرزا ناصر احمد: نہیں نہیں یہ احمدی کی ملکیت............

جناب یحییٰ بختیار: جماعت احمدیہ کی ملکیت؟

مرزا ناصر احمد: نہ نہ فرد احمدیہ کی ملکیت۔

جناب یحییٰ بختیار: مالک اس کا احمدی ہے اور دوسرا یہ کہ آپ کی publication یہ کرتا رہا ہے؟

مرزا ناصر احمد: ہماری publication۔

جناب یحییٰ بختیار: اور یہ جو ہے درود شریف یہ آپ کی publications۔۔۔

مرزا ناصر احمد: یہ ہماری publication نہیں جماعت کی publication نہیں۔

جناب یحییٰ بختیار: یہ کسی احمدی کی اور کی ہے؟

مرزا ناصر احمد: ہاں کسی اور کی ہے۔

جناب یحییٰ بختیار: مگر ہے احمدی کی یہ؟

مرزا ناصر احمد: ہاں احمدی کی ہے۔

جناب یحییٰ بختیار: انصاری صاحب! آپ پڑھ دیں۔

مولانا محمد ظفر احمد انصاری: یہ ضمیمہ صفحہ ۱۴۴ رسالہ ''درود شریف''

> ''اور وہ صبح کی نماز میں التزام کے ساتھ دوسری رکعت کے رکوع کے بعد دعائے قنوت بالجہیر پڑھا کرتے تھے اور اس میں روزانہ درود شریف ان الفاظ میں پڑھا کرتے تھے۔
>
> **اللهم صلی علی محمد و احمد وعلی آل محمد واحمد كماصليت علی ابراهم وعلی آل ابراهيم انك حميد مجيد ہ اللهم بارك علی محمد واحمد وعلی آل محمد واحمد كما باركت علی ابراهيم وعلی آل ابراهيم انك حميد مجيد ہ**
>
> یہ واقعہ قریباً ۱۳۱۶ ہجری یعنی ۱۸۹۸ء کا یا اس کے قریب کا ہے انہوں نے کوئی تین چار ماہ تک متواتر نماز پڑھائی تھی اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام بھی

> جماعت میں شامل ہوتے تھے اور کبھی حضور نے حافظ محمد صاحب کے اس طرح پر درود شریف پڑھنے کے متعلق کچھ نہیں فرمایا تھا ایک دفعہ قاضی سید امیر حسین صاحب حافظ رحمت اللہ خاں صاحب اور چوہدری المعروف بھائی عبدالرحیم صاحب سابق جگت سنگھ صاحب نے ان سے کہا کہ یہ درود اس طرح پر نہیں پڑھنا چاہیے بلکہ جس طرح حدیث میں آتا ہے اور نماز میں تشہد کے بعد پڑھا جاتا ہے اسی طرح پڑھنا چاہیئے۔ حافظ محمد صاحب کچھ تیز طبیعت کے تھے انہوں نے اس بات کا یہ جواب دیا کہ آپ لوگوں کا مجھے اس سے روکنے کا کوئی حق نہیں ہے اگر منع کرنا ہوگا تو حضرت صاحب اس سے مجھے خود منع فرما دیں گے مگر حضور نے انہیں کبھی منع نہیں فرمایا تھا اور نہ ہی ان بزرگوں نے اس معاملے کو حضور کی خدمت میں پیش کیا اور حافظ صاحب بدستور اسی طرح نماز صبح میں دعائے قنوت میں درود شریف با الفاظ مذکورہ بالا پڑھتے رہے اس زمانے میں ابھی حضرت مولوی عبدالکریم صاحب سیالکوٹی رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہجرت کر کے قادیان نہیں آئے تھے۔
>
> اللهم صلی علی محمد وعلیٰ ال محمد وبارك وسلم اِنك حمید مجید ٥

اس میں یہ ہے کہ بالجہر پڑھا کرتے تھے یعنی زور سے دعائے قنوت کے ساتھ یہ درود بھی پڑھتے تھے اور مسیح موعود مرزا غلام احمد صاحب کبھی اس کو روکا نہیں۔

مرزا ناصر احمد: بات سنیں جو اس کی کتابیں یہ رسالہ درود شریف جو کہا جاتا ہے ہمارے پاس ہیں ان میں یہ ہے ہی نہیں۔

جناب یحییٰ بختیار: مرزا صاحب! یہ clarification اس لئے میں ضروری سمجھتا ہوں کہ آپ اس کو Approve نہیں کرتے؟ آپ کہتے ہیں یہ غلط ہے؟

مرزا ناصر احمد: میں یہ کہتا ہوں کہ جس کتاب کے متعلق کہا جا رہا ہے کہ یہ اس میں ہے اس میں نہیں ہے۔

جناب یحییٰ بختیار: نہیں میں نے دوسرا سوال کیا آپ نے پہلے فرما دیا یہ کہ جو یہ درود بالکل غلط ہے اور آپ اس کو Approve نہیں کرتے بس یہ میں آپ سے پوچھ رہا ہوں۔

مرزا ناصر احمد: بالکل غلط ہے۔

جناب یحییٰ بختیار: اور آپ کو یہ کوئی ہدایت نہیں کہ یہ اس قسم کا درود پڑھیں؟

مرزا ناصر احمد: میں آج پہلی دفعہ سن رہا ہوں۔

جناب یحییٰ بختیار: نہیں جی میں اسی واسطے پوچھ رہا ہوں۔۔۔۔

مرزا ناصر احمد: نہیں ہے نہیں ہے۔

جناب یحییٰ ختیار: دیکھیں ناں مرزا صاحب! میں الزام نہیں لگا رہا آپ۔ clarification چاہتا ہوں۔

مرزا ناصر احمد: ہاں میں نے clarification دے دی کہ نہیں ہے۔

جناب یحییٰ بختیار: میرے پاس سوالات آتے ہیں اور میری ڈیوٹی ہے کہ یہ نہ سمجھیں بعد میں اس کی Basis پر کوئی فیصلہ دیا جائے جب تک کہ آپ کی توجہ اس پر مبذول نہ ہو اور آ clarificataion نہ کریں تو اس ضمن میں میری ڈیوٹی ہے آپ کی توجہ دلا رہا ہوں آپ یہ سمجھیں کہ میں کھڑے آپ پر Allegation لگا رہا ہوں۔

مرزا ناصر احمد: نہیں نہیں میں بالکل نہیں سمجھ رہا۔

جناب یحییٰ بختیار: مرزا صاحب ویسے میں نے پہلے بھی عرض کیا تھا اور اس پر کچھ میر نوٹس میں جواب نہیں پتہ چلتا اور ریکارڈ بن نہیں گیا ابھی تک اس لئے Difficulty ہے الفض جلد نمبر ۵ شمارہ ۶۹، ۷۰ یہ ایک حوالے کا میں نے ذکر کیا تھا۔

مرزا ناصر احمد: ۶۹، ۷۰؟ یہ شمارہ اس کی تاریخ کیا ہے؟

جناب یحییٰ بختیار: تاریخ نہیں میرے پاس لکھی ہوئی جی جلد ہے جی جلد نمبر ۵ شمارہ۔۔۔

مرزا ناصر احمد: یہ ویسے ہمارے سامنے پہلی دفعہ آ رہا ہے۔

جناب یحییٰ بختیار: نہیں جی میں پڑھ کر سنا چکا ہوں میں نے Mark کیا ہوا ہے میں سنا چکا ہوں میں پھر پڑھ کر سنا دیتا ہوں آپ کو پھر آپ کو تو یاد آ جائے گا کہ میں پڑھ چکا ہوں وہ یہاں لائے تھے وہ ہمارے میاں عطا اللہ صاحب وہ آج ہیں نہیں تو میں نے کہا شاید آپ کے پاس یہ Reference ہو۔

مرزا ناصر احمد: نہیں۔

جناب یحییٰ بختیار: کیا مسیح ناصری نے اپنے پیراوؤں کو یہودیوں سے الگ نہیں کیا گیا؟ کیا وہ انبیاء جن کے سوانح کا علم ہم تک پہنچا ہے ہمیں ان کے ساتھ جماعتیں بھی نظر آتی ہیں انہوں نے اپنی جماعتوں کو غیروں سے الگ نہیں کیا؟ ہر شخص کو ماننا پڑے گا کہ بیشک کیا ہے پس اگر حضرت مرزا صاحب نے جو کہ نبی اور رسول ہیں اپنی جماعت کو منہاج نبوت کے مطابق غیروں سے علیحدہ کر دیا تو نئی اور انوکھی بات کون سی ہے؟ اس کا میں نے پڑھ کر سنایا تھا آپ نے verify نہیں کیا؟ میں یہی پوچھنا چاہتا ہوں۔

مرزا ناصر احمد: میرے ذہن میں نہیں ہے۔

جناب یحییٰ بختیار: ہاں تو آپ ذرا مہربانی کر کے نوٹ کر لیں کیونکہ یہ وہی۔۔۔

مرزا ناصر احمد: اس کا وہ ہے ناں تاریخ کوئی نہیں الفضل کی۔

جناب یحییٰ بختیار: وہ لائے گئے تھے جی کل مجھے بھی خیال نہیں رہا کہ آپ کو پھر توجہ دلاؤں

مرزا ناصر احمد: بغیر تاریخ کے تو میں۔۔۔

جناب یحییٰ بختیار: شمارہ اور جلد دونوں موجود ہیں۔

مرزا ناصر احمد: جلد ۵ اور شمارہ ۶۹، ۷۰ ٹھیک ہے اسی Reference سے آ جائے گا۔

جناب یحیٰ بختیار: پھر میں صبح جب آپ کی توجہ دلا رہا تھا کئی چیزیں رہ گئی ہیں اس کی
پھر ایک تھا ملائکۃ اللہ صفحہ نمبر ۴۷ اور ۴۸ ____ مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب کی کتا
میں ہے کہ ''مگر جس دن سے کہ تم احمدی ہوئے تمہاری قوم تو احمدیت ہو گئی شناخت اور امت
لئے اگر کوئی پوچھے تو اپنی ذات یا قوم بتا سکتے ہو ورنہ اب تو تمہاری گوت تمہاری ذات احم
ہے پھر احمدیوں کو چھوڑ کر غیر احمدیوں میں کیوں قوم تلاش کرتے ہو؟'' آپ نے نو
کیا میرے خیال میں اس پر آپ نے کچھ اس وقت بھی کچھ فرمایا تھا مگر تفصیل سے یا کچھ او
ہے verification تا کہ یہ چیز clear رہے اس میں۔

مرزا ناصر احمد: جتنا یہ میرے سامنے ہے وہیں ختم کر دینا چاہیئے میرے نزدیک یہا
بدعت تھی ناں کہ جو ہے مُغل وہ سید میں شادی نہیں کرے گا اور سید وغیرہ قومیں وہ دوسری ق
میں شادی نہیں کریں گے۔ اور بعض قومیں اپنے آپ کو اونچی قومیں سمجھتی تھیں اور بعض کو وہ
تھیں اور اونچی قوم سے تعلق رکھنے والے نیچ قوم سے شادی نہیں کیا کرتے تھے میرا خیال
ان کو یہ کہا ہے کہ اس وقت ساری چیزیں چھوڑو اسلام اور احمدیت نے تمہیں ایک بنا دیا۔
واسطے اس تفریق کو بھول جاؤ۔

جناب یحیٰ بختیار: آپ پھر اس پر توجہ کر لیں کیونکہ آپ۔۔۔۔

مرزا ناصر احمد: میں نے سن لیا۔

جناب یحیٰ بختیار: ''مگر جس دن سے کہ تم احمدی ہوئے تمہاری قوم تو احمدیت ہو گئی''

مرزا ناصر احمد: تمہاری ایک قوم۔

جناب یحیٰ بختیار: علیحدہ باقیوں سے۔

مرزا ناصر احمد: تو یہ جو فرق ہے۔۔۔۔

جناب یحیٰ بختیار: یعنی ''شناخت اور امتیاز کے لئے اگر کوئی پوچھے تو اپنی ذات یا
سکتے ہو'' وہ تو tribal system جو چلتا ہے ذات پات وغیرہ،

مرزا ناصر احمد: ہاں، ہاں لیکن معاشرے میں نہیں۔

جناب یحییٰ بختیار: ہاں، نہیں ہاں، ’’وہ اب تو تمہاری گوت، تمہاری ذات احمدی ہی ہے۔ پھر احمدیوں کو چھوڑ کر۔۔۔۔‘‘ یعنی احمدیوں میں بھی تو ذات پات ہے راجپوت ہیں آرائیں ہیں۔ جات ہیں پٹھان ہوں گے۔ بلوچ ہونگے کیونکہ یہ تو وہ سوال ہی نہیں پیدا ہوتا تو کہتے ہیں ان سب کو ملا کر کہتے ہیں پھر کہوں احمدیوں کو چھوڑ کر۔۔۔۔ تو یہ تو وہ ذات پات نہیں آتی۔

مرزا ناصر احمد: نہیں نہیں ٹھیک ہے یہ میں ابھی واضح کر دیتا ہوں احمدیوں کو چھوڑ کر، باہر قوم کیوں ڈھونڈتے ہو؟ یعنی جب تم سید ہو اور تمہیں ایک احمدی لڑکی کا رشتہ ملتا ہے تو تم کہتے ہو نہیں ہم نے سید میں ہی کرنی ہے چاہے کہیں باہر سے کرنی پڑے۔ وہ تو عظیم جدوجہد ہے معاشرے میں اتحاد پیدا کرنے کی اور ایک level پر لانے کی۔

جناب یحییٰ بختیار: مرزا صاحب! وہ نماز کا شادی کا علیحدہ میں حوالہ دے چکا ہوں۔

مرزا ناصر احمد: اسے چیک کر لیں گے۔ آگے پیچھے ہوگا۔ یہیں واضح ہو جائے گا۔

جناب یحییٰ بختیار: کیونکہ میں یہ توجہ آپ کی اس طرف دلانا چاہتا ہوں جو میرے پاس سوال ہے۔ لٹریچر آیا ہوا ہے۔ اس کے مطابق احمدی اپنے آپ کو علیحدہ امت، علیحدہ قوم علیحدہ entity سمجھتے ہیں اور کہتے ہیں کہ جیسے باقی انبیاء نے اپنی امت کے علاوہ ان سے باقیوں سے سلوک کیا اور اپنی امت کو علیحدہ کیا۔ ہمارے نبی احمدی سمجھتے ہیں کہ حضرت غلام احمد صاحب کی جو امت ہے وہ ان سے علیحدہ ہے۔ اور ان کو کرنے کا حق ہے۔ یہ impression پڑتا ہے اس لٹریچر سے جب ہی لیکن آپ کو عرض کر رہا ہوں۔۔۔۔

مرزا ناصر احمد: جی ٹھیک ہے۔

جناب یحییٰ بختیار: اس قسم کے جو آگے سوال آتے ہیں شادیاں مت کرو۔ ان کے پیچھے نماز مت پڑھو۔ یہ چیزیں جو میں پوچھتا ہوں۔ یہ اس separalist tendency کی support میں آ رہی ہیں اور ان کے لئے وضاحت آپ دے سکیں تو یہ بات۔۔۔۔

مرزا ناصر احمد: ہاں جی ٹھیک ہے نوٹ کر لیں۔

(Pause)

جناب یحییٰ بختیار: ایک کتاب تھی جو میرے خیال میں قادیان، مدراس، لندن شکاگو میں شائع ہوئی تھی۔ پچاس صفحے کی ہے پہلے مرزا بشیر الدین محمود صاحب کی انگریزی میں ہے یہ۔
"Some basic feats regarding religious beliefs and views of Kadianis as revealed by Mirza Bashir-ud-Din Mahmood Ahmad, son and second successor of Ghulam Ahmad Kadiani
in his book "Ahmad the Messenger of the letter Days." یہ آپ کے علم میں ہوگی۔ یہ کتاب Published in 1924 میرے خیال میں مرزا بشیر الدین محمود صاحب گئے تھے لندن۔۔۔

مرزا ناصر احمد: وہاں Address کیا تھا۔

جناب یحییٰ بختیار: وہاں انہوں نے address کیا تھا، تو وہاں انہوں نے مشن کو explain کیا ہے۔ مرزا غلام احمد صاحب کا اس میں جو میرے پاس ایڈیشن ہے۔ اس کے Page 58 پر

The Reading Sir, is "Ahmadis to form a Separate community from the outside Musalman".

Mirza Nasir Ahmad: From the outside Musalmans?

جناب یحییٰ بختیار: یہ غلط انگریزی ہوگی، مگر جو paint میرے پاس ہے Publication اس میں ہی ہے۔

مرزا ناصر احمد: ہاں، انگریزی تو نہیں۔

Mr. Yahya Bakhtiar: Ahmadis is to form a separate community from the out-side Musalmans. دائرہ اسلام سے جو خارج مسلمان ہیں، ان سے۔۔۔

مرزا ناصر احمد: یہ تو پتہ نہیں کیا لکھا ہوا ہے۔